© rasailojaraid.com

التقریظ والانتقاد

مختصر سیرت قرآنیہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

از

(سعید احمد)

(۳)

ان کے علاوہ قرآن مجید نے متعدد آیتوں میں اپنے آپ کو کتب سابقہ کے لئے جو مصدق کہا ہے اور دین کی اصل کے ایک ہونے کا بار بار اعلان کیا ہے اور اہل کتاب کو اپنی اپنی کتابوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے ان سب سے بھی پروفیسر صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ

(۱) اسلام صرف وہ نہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے بلکہ اسلام تو آنحضرت کی بعثت سے بہت پہلے سے موجود ہے۔ ہر پیغمبر جو بھی آیا اور جس زمانہ میں بھی آیا اسلام کی دعوت ہی لے کر آیا۔ اس بنا پر صحیح یہودیت وہ بھی اسلام ہے اور صحیح مجوسیت اور مسیحیت وہ بھی اسلام ہی ہے۔ یہاں تک کہ ویدوں کی تعلیم کے مطابق عمل کرنا جس کو ہندو مت کہہ سکتے ہیں وہ بھی اسلام ہے۔

(۲) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد آتے آتے یہود۔ نصاریٰ۔ مجوسیوں اور ہندوؤں کی آسمانی کتابیں کچھ فنا ہو گئی تھیں۔ اور جو بچیں ان میں تحریف ہو گئی۔ پروہتوں وغیرہم نے دنیا پرستی کی وجہ سے کتابوں کی اصل تعلیمات کو کچھ سے کچھ کر دیا تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن مجید کے نزول کا مقصد اس کے سوا کچھ اور نہ تھا کہ ان تمام مذاہب کی مشترک بنیادی تعلیم یعنی خدا پرستی اور عمل صالح اس کی طرف لوگوں کو دعوت دیں اور ہر اہل کتاب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو یہ بتائیں۔ کہ تمہاری کتاب کی اصل تعلیم کیا تھی؟ چنانچہ اگر کوئی یہودی یا عیسائی وغیرہ تحریفات سے الگ کر کے اپنی کتاب پر عمل کرتا ہے۔ یعنی عبادات و معاملات معاشرت و اخلاقیات میں صرف اپنے مذہب کا اتباع کرتا ہے۔ نماز اپنے طریقہ پر پڑھتا ہے۔ روزہ اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق رکھتا ہے۔ نکاح اپنی قومی روایات کے ماتحت کرتا ہے تو پروفیسر صاحب کے نزدیک یہ سب اسلام ہی ہے کچھ اور نہیں!!

تمام علماء کا شروع سے آج تک اس پر اتفاق رہا ہے کہ کسی شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جو وہ اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے اور آنحضرتؐ پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے جو شریعت و منہاج پیش کیا ہے اسی کو حق سمجھے اور اسی کے مطابق عمل کرے اس کے برخلاف جو شخص آنحضرتؐ پر ایمان ہی نہیں لاتا یا ایمان لاتا ہے یعنی آپ کو پیغمبر مانتا ہے لیکن آپ کی شریعت اور آپ کے بتائے ہوئے منہاج کو ہی ضروری نہیں سمجھتا وہ مسلمان نہیں ہے سوال ہو سکتا ہے کہ اگر یہ عقیدہ صحیح ہے تو پھر وحدتِ ادیان کا مطلب کیا ہے؟ قرآن مجید کے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ ہونے کی حقیقت کیا ہے؟ اور قرآن مجید کی متعدد آیات سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھی پایا جاتا تھا اور دوسرے پیغمبر جو پیغام لاتے رہے وہ اسلام ہی تھا اس کی کیا توجیہ ہے؟

اس سوال کے جواب میں عام علماء یہ کہتے ہیں کہ بے شبہ قرآن پچھلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور توراۃ و انجیل اور دوسری الہامی کتابوں کی تعلیمات بھی وہی تھیں جو قرآن کی ہیں لیکن چونکہ یہ تمام کتابیں دستبرد انسانی سے محفوظ نہیں رہی ہیں اور ان میں بہت کچھ تحریف اور مسخ کی حد تک تبدیلی ہو چکی ہے اس بنا پر اب قرآن سے پہلے کی کسی الہامی کتاب پر اس کی اصلی تعلیمات کی روشنی میں عمل ممکن ہی نہیں ہے اور اب نجات کا ذریعہ قرآن مجید پر عمل کرنے کے سوا اور کوئی دوسرا ہے ہی نہیں! تاریخی اعتبار سے یہ جواب درست اور معقول ہے لیکن اس پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشکال یہ پیش آتا ہے کہ اگر بالفرض دنیا میں کہیں کسی جگہ پر انجیل کا وہی نسخہ مل جائے جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ اور جس میں سرمو کہیں تحریف نے راہ نہیں پائی ہے تو کیا ایسی صورت میں اس نسخہ کے مطابق عمل کرنا نجات کے لئے کافی ہوگا! اور کیا اس کو اسلام کہا جائے گا! یہاں انجیل کا ذکر محض تمثیلاً کیا گیا ہے ورنہ یہی سوال قرآن مجید کے سوا ہر آسمانی کتاب سے متعلق ہو سکتا ہے،، مذکورۂ بالا جواب پر چونکہ یہ اشکال پیش آتا ہے۔ اس بنا پر ہمارے نزدیک یہ جواب کچھ زیادہ باوزن اور اہم نہیں ہے اور نہ یہ اس اسلوب سے ہم آہنگ ہے جو قرآن مجید نے اسلام کو آخری دین اور سب کے لئے ضروری الاتباع دین ثابت کرنے کے لئے اختیار کیا ہے! اس سلسلہ میں امور ذیل تنقیح طلب ہیں۔

(۱) قرآن مجید کے بیان کردہ وحدت ادیان کا کیا مطلب ہے؟

(۲) قرآن مجید کے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

(۳) وحدتِ ادیان کے باوجود ہر پیغمبر کا منسک (طریقۂ عبادت) اور منہاج الگ الگ رہا ہے تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد بھی ہر قوم کو اس کا اختیار حاصل ہے کہ وہ آنحضرتؐ کے منسک و منہاج کو چھوڑ کر اپنے پیغمبر یا کسی اور پیغمبر کے منسک و منہاج پر عمل کرے خواہ یہ منسک و منہاج کیسا ہی حق ہو اور قرآن نے اس کی صداقت کو تسلیم کیا ہو، اب ہم ترتیب وار ہر ایک تنقیح پر صرف قرآن مجید کی روشنی میں گفتگو کرتے ہیں۔

وحدتِ ادیان[1]

قرآن مجید کے اعلان کے مطابق حضرت نوح سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک، جتنے بھی پیغمبر آئے ـــــــ اور وہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک اور ہر قوم میں آئے ـــــــ وہ بنیادی طور پر ایک ہی پیغام لے کر آئے

---

[1] یہ واضح رہنا چاہئے کہ ہم نے وحدت ادیان کی ترکیب صرف عام بول چال کے مطابق استعمال کی ہے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی بھی یہی ترکیبؒ استعمال کرتے ہیں ورنہ ہمارے نزدیک بجائے وحدت ادیان کے زیادہ صحیح لفظ وحدت دین ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور وہ یہ تھا کہ خدا کو ایک مانو۔ اسی کی عبادت کرو۔ پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ اس پر نازل کی ہوئی کتاب کو منزل من اللہ سمجھو۔ یوم آخرت پر ایمان لاؤ۔ اس دن کی جزا و سزا کا عقیدہ رکھو۔ اعمال صالحہ اور اخلاقِ فاضلہ اختیار کرو۔ برے کاموں اور ناپسندیدہ اعمال و اخلاق سے بچو۔ یہی وہ تعلیم ہے اور یہی وہ پیغام ہے جس کو لے کر تمام پیغمبر اپنے اپنے زمانہ میں آتے رہے۔ اور چونکہ یہ تعلیم ایک ہی تھا اس بنا پر ہر متاخر نبی نے اپنے پیشرو نبی کی اور اس کی کتاب کی تصدیق کی۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى	اللہ نے تمہارے لئے دین کا وہی راستہ مقرر کیا
بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ	ہے جس کی ہدایت نوحؑ کو کی تھی اور جس کی وحی
وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى	ہم نے آپ کو کی ہے اور جس کی ہدایت ابراہیمؑ
وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا	موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی تھی۔ یعنی یہ کہ دین کو قائم کرو
تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ	اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ	اے کتاب والو آؤ تم اس ایک بات کی طرف جو ہم میں
سَوَاۗءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ	اور تم میں مشترک ہے اور وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی
اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـــًٔا	کی عبادت نہ کریں گے اور کسی چیز کو اس کے ساتھ
وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ	شریک نہ کریں گے اور ہم میں سے ایک دوسرے
دُوْنِ اللّٰهِ	کو خدا کو چھوڑ کر رب نہیں بنائے گا۔
اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى	کوئی شبہ نہیں کہ یہی پیغام اگلے صحیفوں یعنی ابراہیمؑ
صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى	و موسیٰؑ کے صحیفوں میں تھا۔
وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ	بے شبہ یہی پیغام پہلے والوں کی کتابوں میں تھا۔

قرآن کا مصدق ہونا

وحدتِ ادیان کی جو حقیقت اوپر بیان کی گئی ہے اس سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید کے مصدق ہونے کا مطلب کیا ہے؟ یعنی قرآن کتبِ سابقہ میں سے کسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب کی۔گذشتہ پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر کی نہ تکذیب کرتا ہے، نہ تغلیط۔ وہ ان میں کسی کو نہ باطل قرار دیتا ہے اور نہ اس کی تردید کرتا ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں بار بار یہ اعلان کرتا ہے کہ یہ سب کتابیں منزل من اللہ تھیں اور سب پیغمبر خدا کے بھیجے ہوئے نبی تھے۔ ان کی تعلیمات الٰہی تعلیمات تھیں جنہوں نے ان پر عمل کیا ان کے لئے فوز و فلاح اور نجات و کامرانی ہے اور جنہوں نے اس کو کلاً یا جزءً نہیں مانا ان کے لئے عذاب وادبار ہے اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ جو لوگ دین میں تفریق کرتے ہیں اور پیغمبروں میں خطِ امتیاز کھینچتے ہیں قرآن نہایت شدید لب ولہجہ میں ان کی مذمت کرتا اور ان کو عذاب و غضبِ خداوندی کا مستحق بتاتا ہے۔

منسک و منہاج کا اختلاف

لیکن یہ نہ بھولنا چاہئے کہ وحدتِ ادیان اور مصدقیت قرآن کی مذکورہ بالا حقیقت کے باوجود قرآن صاف طور پر یہ بھی بتاتا ہے کہ دین کی روح اور اس کی اصولی تعلیمات کے یکساں ہونے کے ساتھ ساتھ ہر پیغمبر کا منسک اور منہاج الگ الگ رہا ہے مثلاً ہر پیغمبر کا یہ پیغام تو یکساں ہے کہ خدا کی ہی عبادت کرو لیکن عبادت کے طریقوں میں جزئی طور پر اختلاف ہے۔ اعمال صالحہ کرو اور فتنہ و فساد کا انسداد کرو یہ تعلیم سب میں مشترک ہے لیکن زمان و مکان کے اور سوسائٹی کے احوال کے اختلاف کی بنا پر فتنہ و فساد کا انسداد کرنے کے طریقے مختلف ہو سکتے تھے اس بنا پر اس بارہ میں پیغمبروں کی تعلیمات میں اختلاف پایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہی ایک چیز جو ایک پیغمبر کے زمانہ میں حرام ہے وہ دوسرے پیغمبر کے عہد میں حلال ہو جاتی ہے۔ تحریم و تحلیل اشیاء میں متعلقہ قوموں کے مزاج اور ان کے قومی میلان و رجحان کی رعایت کہاں تک کی گئی ہے اس پر قرآن مجید کی یہ آیت روشنی ڈالتی ہے۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ

سب کھانے بنو اسرائیل کے لئے حلال تھے مگر وہ کھانے حلال نہیں تھے جن کو اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بہر حال وحدت دین کے باوصف ہر پیغمبر کا منہاج اور شریعت و منسک جدا جدا رہا ہے اور اس مرحلہ پر قرآن بتاتا ہے کہ کسی زمانہ میں بھی کسی قوم کو یہ آزادی کبھی نہیں دی گئی کہ وہ اپنے پیغمبر کے منہاج کو چھوڑ کر کسی دوسرے پیغمبر کے منہاج پر عمل کرے مثلاً جب تک حضرت عیسیٰ نہیں آئے تھے۔ یہودیوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ منہاج و منسک موسوی پر عمل کریں لیکن جب حضرت عیسیٰ تشریف لے آئے تو اب منسک و منہاج کے بارہ میں حضرت عیسیٰ کا اتباع ضروری ہو گیا۔ اور وہ ہی مدارِ نجات بن گیا چنانچہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ بنو اسرائیل کو خطاب کر کے فرماتے ہیں

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ	مجھ سے پہلے توراۃ جو آچکی ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا بن کر آیا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں میں ان کو تمہارے لئے حلال کر دوں اور میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

غور کیجئے! اس آیت سے کس قدر واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنے پیشرو حضرت موسیٰ کی کتاب توراۃ کے مصدق ہو کر آئے تھے مگر ساتھ ہی حضرت عیسیٰ کی شریعت میں کچھ ایسی چیزیں حلال بھی تھیں جو شریعت موسوی میں حرام تھیں۔ جب تک حضرت عیسیٰ نہیں آئے تھے بنو اسرائیل کے لئے شریعت موسوی پر ہی عمل کرنا ضروری تھا۔ لیکن آپ کے آجانے کے بعد اب ان کو شریعت عیسوی پر ہی عمل کرنا ہو گا اور جو چیزیں پہلے حرام تھیں ان کو اب حلال ہی ماننا ہو گا۔ چنانچہ آیت کے ختم پر صاف صاف فرماتے ہیں کہ "تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو"

اپنے پیش رو پیغمبر کی تصدیق اور ساتھ ہی احکام شریعت میں کچھ ترمیم و تنسیخ اور خود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنی اطاعت واتباع کی دعوت کا یہ معاملہ جو حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کے درمیان ہے یہی معاملہ تمام پیغمبروں میں ہوتا رہا ہے یہاں تک کہ جب نوبت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی تو آپ کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ آپ کتب سابقہ کے اور گذشتہ انبیاء ورسل کے مصدق ہیں مگر ساتھ ہی آپ کی شریعت اور منہاج جزئی اعتبار سے دوسرے پیغمبروں کے منہاج و شریعت سے مختلف ہے اور جب تک آنحضرتؐ کی بعثت نہیں ہوئی تھی دوسرے پیغمبروں کے مناہج پر (بشرطیکہ کسی کا نسخ نہ ہوا ہو) عمل کرنا موجب نجات تھا۔ لیکن آنحضرتؐ کی بعثت کے بعد اب صرف منہاج و شریعتِ محمدیؐ پر عمل کرنا ہی موجب نجات ہو سکتا ہے اور اسی کا اتباع واجب ہے چنانچہ قرآن مجید نے اسی حقیقت کو متعدد مواقع پر بڑی خوبی اور صفائی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ سورۂ اعراف میں ہے۔

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَاَكْتُبُهَا	اور میری رحمت ہر شے کو اپنے دامن میں لئے ہوئے
لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	ہے پس میں اس رحمت کو ان لوگوں کے لئے مقدر
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِيْنَ	کر دوں گا جو پرہیزگار ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان
يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ	لوگوں کے لئے جو ہماری نشانیوں پر ایمان لاتے ہیں
يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي	یعنی وہ لوگ جو رسول نبی امی جس کا ذکر وہ خود
التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ	اپنے یہاں توراۃ و انجیل میں پاتے ہیں اور جو ان کو
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ	بھلائیوں کا امر کرتا اور بری باتوں سے روکتا ہے اور جو
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ	ان کے لئے پسندیدہ چیزوں کو حلال اور گندی چیزوں
عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ	کو حرام کرتا ہے اور جو ان کا بوجھ ہلکا کرتا اور ان کی
وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ	بیڑیوں کو جن میں وہ بندھے ہوئے تھے توڑتا ہے
اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ	اس کی پیروی کرتے ہیں تو ہاں وہی لوگ فلاح یاب
وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ	ہوں گے جو اس پیغمبر پر ایمان لائے اس کی تائید کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - اور مدد پہنچائی اور جنہوں نے اس نور کی پیروی کی جو اس پیغمبر کے ساتھ نازل ہوا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک ہی وقت میں مختلف مقامات پر۔ یا ایک ہی مقام پر یکے بعد دیگرے پیغمبر آتے تھے لیکن چونکہ ہر پیغمبر کی شریعت خاص اس کے زمانہ کے اور اس کی قوم کے احوال وظروف کے تقاضوں کے مطابق ہوتی تھی اس بنا پر ایک قوم کے لئے ضروری نہ تھا کہ وہ اپنے پیغمبر کی شریعت کو چھوڑ کر دوسری قوم کے پیغمبر کی شریعت پر عمل کرے لیکن آنحضرتؐ کا معاملہ بالکل دوسرا ہے۔ آپ کسی خاص ایک قوم کی طرف نہیں بلکہ تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں آپ کی رسالت عام ہے "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ" وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اس لئے اب ہر قوم کے لئے خواہ وہ کسی پیغمبر کی ماننے والی ہو اس کے سوا چارہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرے یعنی آپ کے منسک ومنہاج پر عمل کرے۔ آپ کے بتاتے ہوئے طریقہ کے مطابق ہی عبادت کرے اور تمام اخلاقی سماجی اور معاشرتی معاملات میں آپ کے احکام کو بجالائے چنانچہ ارشادِ گرامی ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيْتُ فَآمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میں اللہ کا تم سب کی طرف رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے پس تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے اس رسول نبی امی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان لاتا ہے اور اس کا اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاجاؤ۔

ایک اور آیت میں قرآن مجید کی ان دونوں حیثیتوں کو یعنی ایک طرف یہ کہ وہ کتب سابقہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا مصدق ہے اور دوسری طرف یہ کہ اب اس کے نزول کے بعد صرف اسی پر عمل کرنا ہوگا ایک ساتھ بڑی خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ

اور ہم نے آپ پر سچائی کے ساتھ کتاب اتاری ہے جو اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور اس پر غالب بھی ہے۔

مھیمن کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ کسی کے نزدیک اس سے مراد شاہد ہے اور کسی کے نزدیک اُس کے معنی "حاوی" ہیں حالانکہ ایک سیدھی سی بات ہے مھیمن کے اصل معنی ہیں غالب اور مقتدر جو اپنے سامنے کسی اور کی چلنے نہ دے۔ چنانچہ اس معنی میں یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ میں شامل ہے۔ مذکورۂ بالا آیت میں ہم نے مھیمن کے جو معنی بیان کئے ہیں اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

وَاِنَّهٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ ۝

بے شبہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو غالب ہے باطل نہ اس کے سامنے سے آتا ہے اور نہ پیچھے سے یہ خدائے حکیم و حمید کی طرف سے اتری ہے

غور کیجئے۔ قرآن کو "مُهَیْمِنْ" اور "عَزِیْز" اسی امر پر متنبہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے کہ ہاں بے شک قرآن کتب سابقہ کا مصدق ہے لیکن اب اسی قرآن پر اور صاحب قرآن کی لائی ہوئی شریعت پر ہی عمل کرنا ضروری ہوگا۔ ع

"نیست ممکن جز بقرآں زیستن"

(باقی آئندہ)

© rasailojaraid.com